ہواخواہانِ یزید کی شکست

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ، کراچی

ارباب عقل و دماغ پر یہ حقیقت واضح ہے کہ ہر سال تعزیہ داری کے خلاف جدوجہد کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ سنیوں کوشیعوں کے خلاف برانگیختہ کرے۔ باہمی افتراق کی آگ کو ہوا دی جاتی ہے۔ جدھر دیکھو تعزیہ داری بدعت ہے، محرم خوشی کا چاند ہے، رونا خلاف شرع ہے کی آوازیں بلند ہیں لیکن خدا کا شکر کہ تعزیہ داری جو ہمیشہ سے مسلمانوں کی مشترکہ رسم تھی سنی شیعہ میں بلاتفریق جاری ہے اور کاغذی جنگ میں ہر سال وہابیت نواز مسلمانوں کو شکست اٹھانا پڑتی ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے ''نظر پڑ گئی'' کے عنوان سے ایک اشتہار ہے جو رائل پرنٹنگ ورکس دہرہ دون نے عزاداری کی مخالفت میں چھاپ کر تقسیم کیا ہے۔ اشتہار میں الفاظ بدل بدل کر انہیں شبہات کو دہرایا ہے جن کے جوابات صدیوں سے دیئے جارہے ہیں۔ معترض وہابیت کے نشہ میں مخمور ہو کر لکھتا ہے۔

آپ قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں، اگر رکھتے ہیں تو مہربانی کر کے بتائیں کہ قرآن مجید میں ماتم کرنا سر پیٹنا منہ پیٹنا واویلا کرنا کس جگہ تحریر ہے۔

اگر قرآن پر ایمان ہوتا تو ہم سے یہ سوال بار بار نہ کیا جاتا۔ قرآن مجید نے ان مخصوص لب ولہجہ میں اصول تعلیم کئے ہیں، ہدایت کے چشمہ جاری ہیں اور صاحبان عقل اس سے ہر مسئلہ میں رجوع کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں معترض کو مطالبہ پر شرم نہیں آتی۔ کیا تراویح کے ثبوت میں قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کی تھی؟ درصورت سکوت قرآن کی خلاف ورزی کا الزام کس پر ہے؟ آج نہیں؛ بارہا کہا جا چکا ہے کہ منسوبات حسینیہ شعائر اللہ ہیں، دنیا جانتی ہے کہ صفا ومروہ کوہ ہمالیہ سے سربلند نہیں ہیں، مگر قرآن صفا ومروہ ہی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے یہ وقار اس لئے کہ وہ ابوالبشر حضرت آدم کی یادگار ہے، صفی خدا کے قدم کی برکت نے پہاڑ کو صفا کا لقب دے رکھا ہے اور قرآن ثنا گستر ہے ''**ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ**'' انتساب کی وجہ سے تمام مسلمان پتھروں کے ڈھیر کی عظمت کرتے ہیں۔ تعزیہ گنبد قبر کی تصویر ہے، کون مسلمان اس کے خلاف اثر پھیلا سکتا ہے، قرآن مجید انہیں معنوں میں ہر رطب و یابس کو اپنے دامن میں لئے ہے اور حق کے خلاف جتنی آوازیں بلند ہوں گی۔ یوں ہی اس کا جواب دے رہا ہے۔

طمانچہ لگانا

اگر معترض کو یہ ضد ہے کہ ہم ہر چیز کا ثبوت قرآن مجید سے دیں تو ہم اس کے حافظہ کی کمزوری کا شکوہ کرتے ہوئے یاد دلانا چاہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو ضعف پیری میں ولادت کا مژدہ دیا، تو زوجہ ابراہیمؑ نے منہ پیٹا تھا اور قرآن نے اس کی حکایت کی ''**فاقبلت امرائۃ فی صرّۃ فصکت وجھھا وقالت عجوز عقیم**'' (پ ۲۶ سورہ ذاریات) محدث دہلوی کے چشم و چراغ شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمہ میں آیت کے تحت میں لکھا ہے ''پھر سامنے سے آئی اس کی عورت بولتی پھر پیٹا اپنا ماتھا اور کہا کہیں بڑھیا بانجھ۔ یعنی کیونکر جنے گی''

(صفحہ ۴۵۴ متن وحاشیہ قرآن مجید مصطفائی چھاپہ قدیم)

علامہ نیشاپوری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''**قال الحسن فاقبلت الی بیتھا صارّۃ فلطمت وجھھا**'' حسن کہتے ہیں کہ

ابراہیمؑ کی بی بی اپنے گھر کی طرف چیختی ہوئی آئیں اور انہوں نے اپنا منہ پیٹ لیا۔ (غرائب القرآن علامہ نیشاپوری) طمانچہ مارنا اگر جرم ہوتا تو ایک نبی کے سامنے اس کی اطاعت شعار بی بی ہرگز ایسا نہ کرتی اور قرآن مجید نبیؑ کے گھر کی باتوں کو بیان کر کے منظر عام پر نہ لاتا۔ تعجب ہے کہ ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ منہ پیٹنا قرآن مجید میں کس جگہ ہے۔ اگر صحیح مسلم دیکھتے تو ایک عجیب منظر دکھائی دیتا ملک الموت جب حضرت موسیٰؑ کی قبض روح کو آتے ہیں تو کلیم اللہ فرشتہ کو ایک طمانچہ مارتے ہیں (صحیح مسلم جلد؟ دوم ص ۲۶۷ مطبوعہ نولکشور ۱۲۵۸ھ) یہ جرم نہیں ہے؟ مجرم صرف شیعہ ہیں جو غم حسینؑ میں اشکبار ہیں۔

واویلا

نوحہ و ماتم کے ثبوت میں حضرت یعقوب کا قول فراق یوسف میں کافی ہے۔ "**یا اسفا علی یوسف و ابیضت عیناہ من الحزن**" کا ترجمہ شاہ عبدالقادر نے یہ کیا ہے۔ اَے افسوس یوسف پر اور سفید ہوگئیں آنکھیں اس کی غم سے۔

(ص ۲۸۸ قرآن مجید مطبوعہ قدیم)

ایک نبی اپنے خوبصورت فرزند کے فراق میں صدائے افسوس بلند کر سکتا ہے تو ہم کو بھی کربلا کے بہتر شہیدوں پر نالہ و فریاد کا حق ہے اگر ایک محترم نبی بیٹے کے قتل کی فرضی داستان سن کر بقول شاہ عبدالقادر روتے ہوئے آنکھیں سپید کر سکتا ہے تو کشتگان اولاد رسولؐ جن کو شہادت کے بعد کئی روز قبر بھی نہ ملی، ضرور رونے کے حقدار ہیں۔ بے خبر معترض کو معلوم ہونا چاہئے کہ یاوَیلَتی بھی قرآن میں موجود ہے اور ازواج نبی میں سے ایک بی بی کی زبان پر جاری ہوا ہے (**یا ویلتی ءَ الدُو انا عجوز ھذا بعلی شیخ،** پ ۱۲ نصف) اس قسم کے تمام کلمات انبیاء و ازواج انبیاء استعمال کریں اور معترض کو خبر نہ ہو؟ شیعوں کی زبان پر اگر قرآنی کوئی لفظ آجائے تو گناہ کے مترادف ہے۔ شرم شرم۔

مرثیہ خوانی

آخر میں دل جلے معترض نے لکھا ہے "جو شخص بین و بکاء، ماتم اور مرثیہ خوانی کو کان لگا کے سنے گا وہ بھی مردود ہے (ابوداؤد) افسوس ہے کہ بے سواد معترض اپنے یہاں کی کتابوں سے بے خبر اور حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ عوام کو دھوکا دینے کے لئے معترضین کی صف میں آجانا آسان ہے لیکن جواب کے بعد ثبات قدم مشکل ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں صفحہ ۸۹ لغایت ۹۸ پیغمبر خدا پر سلسلہ وار صحابہ کے مرثیہ نقل کئے ہیں۔ جن کی تفصیل اخبار کے محدود صفحات میں ممکن نہیں، تو کیا یہ تمام صحابی جنھوں نے مرثیہ سنے مردود تھے؟ (ملاحظہ ہو طبقات جلد دوم ۱۳۳۰ھ چھاپہ مصر) اس نظریہ کی بنیاد پر مردودوں کی مردم شماری دشوار ہو جائے گی۔ سادہ لوح عوام کو شیعوں کے خلاف ابھارنے کے لئے جو چاہا وہ کہہ دیا۔ صرف حسد کا جذبہ ہے جس کے غلام بن کر شیعوں کو منہ چڑھایا جا رہا ہے ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانہ کی طرح رنگ بدلنے والی

✿✿✿

بقیہ۔۔۔۔ امن عالم اور واقعۂ کربلا

موت سے برسر پیکار رہتا ہے، اور اگر اسے مرنا ہی ہوتا ہے تو موت سے زندگی کا کام لیتا ہے، اور اس طرح موت کو شکست دے دیتا ہے۔

موجودہ عہد میں واقعہ کربلا سے بھی سبق لیا جا سکتا ہے، یہ سبق قوم، ملک اور ملت کی حد بندیوں سے بالاتر ہے، اس جذبہ کی قدر ہر صحیح الذہن شخص کرے گا، کہ صلح و آشتی کے ذریعہ جن مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے، وہ دیرپا ہوتے ہیں، اور اگر مجبوراً جنگ کے میدان میں اترنا ہی پڑے، تو وہی کرنا مناسب ہوگا، جو ان حالات میں امام حسینؑ نے کیا، اس سے ہر قوم کی اخلاقی اور روحانی زندگی کسب فیض کر سکتی ہے۔

✿✿✿